إِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ﷺ

حیا اور پاک دامنی

محبوب العلماء والصلحاء

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر

223 سنت پورہ فیصل آباد

+92-041-618003

باب ۷

شہوت کیسے کنٹرول کریں

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں چند تقاضے رکھے ہیں مثلاً کچھ وقت گزرنے کے بعد انسان کو بھوک محسوس ہوتی ہے تو ہر انسان کھانے کا بندوبست کرتا ہے۔ پیاس محسوس ہوتی ہے تو پانی پینے کا انتظام کرتا ہے۔ جب کام کرکے تھک جائے تو نیند کی کیفیت محسوس کرتا ہے۔ لہٰذا سونے کے لئے چارپائی بستر کا اہتمام کرتا ہے۔ جب پیشاب پاخانے کا تقاضا ہو تو بیت الخلاء میں جا کر فراغت حاصل کرتا ہے۔ یہ سب کے سب طبعی تقاضے ہیں ان کو انسان تھوڑی دیر تو روک سکتا ہے مگر ان کو پورا کئے بغیر آرام و سکون نہیں پاسکتا۔

اسی طرح جب انسان بالغ ہو جائے تو اسے اپنے اندر شہوت کا جنسی تقاضا محسوس ہوتا ہے۔ اس تقاضے کو انسان کچھ عرصہ کے لئے تو ضبط کر سکتا ہے مگر اس کو پورا کئے بغیر سکون نہیں پا سکتا۔

شہوت کا خدائی علاج

اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے لئے نکاح کو شہوت کا علاج بتایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ (النساء:۳)

[عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرو]

نکاح کے ذریعے مرد اور عورت آپس میں طلاپ کر کے شہوت کا بہترین علاج کرتے ہیں۔ شہوت کی حالت میں طبیعت میں عجیب طرح کا انتشار و اضطراب ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں نہ عبادت میں دل لگتا ہے نہ تسلی سے کوئی اور کام ہوتا ہے۔ دل و دماغ پر ایسا نشہ چھا جاتا ہے کہ اسے پورا کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ میاں بیوی کے ملاپ کے بعد وہ سب نشہ ہرن ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں آسودگی محسوس ہوتی ہے۔ ہر طرح کا تناؤ ختم ہو جاتا ہے انسان اپنے آپ میں انشراح محسوس کرتا ہے۔ اسی لئے مرد و عورت ایک دوسرے کے لئے عطیہ خداوندی اور تحفہ آسمانی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَيۡهَا

[اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ پیدا کیا ہے تمہارے نفسوں سے تمہارے لئے جوڑے تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرو] (الروم:۲۱)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مرد و عورت ایک دوسرے لئے قدرت کی بہترین نشانیاں ہیں۔ انہیں ایک دوسرے سے مل کر سکون نصیب ہوتا ہے۔ دین اسلام چونکہ دین فطرت ہے اس نے رہبانیت کا حکم نہیں دیا۔ نہ ہی بدھ مت کی طرح ساری عمر بغیر شادی کے گزارنے کو پسند کیا ہے اور نہ ہی شادی کو معرفت کے حصول میں رکاوٹ کہا ہے۔ بلکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِكَ وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ اَزۡوَاجًا وَّذُرِّيَّةً

[اور البتہ تحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی رسول بھیجے اور ہم نے ان کیلئے بیویاں اور اولاد بنائی] (الرعد:۳۸)

نبی علیہ السلام نے اپنی امت کو نکاح کرنے کا حکم دیا اور اسے نصف دین بتلایا۔

مشکوٰۃ شریف میں ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ۔

اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین (مشکوٰۃ کتاب النکاح)

[جس بندے نے شادی کرلی اس نے نصف دین پورا کرلیا]

عفت و پاکدامنی کی زندگی گزارنے کے لئے شادی بہترین علاج ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

من اراد ان یلقی اللہ الیہ طاھرا مطھرا فلیتزوج الحرائر

[جو شخص اللہ تعالیٰ سے پاک صاف ملنا چاہے اسکو شریف عورتوں سے شادی کرنی چاہیے] (مشکوٰۃ)

اس سے معلوم ہوا کہ شادی کرنے سے نہ صرف شہوت سے چھٹکارا مل جاتا ہے بلکہ سب بڑے بڑے گناہوں سے بچنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ اسباب کے اعتبار سے گناہوں سے مکمل اجتناب کے لئے شادی لازمی ہے۔ غیر شادی شدہ آدمی مجاہدہ کر کے اپنے آپ کو جنسی گناہ سے بچا بھی لے تو بھی اپنے دل و دماغ کو جنسی خیالات سے نہیں بچا سکتا۔ اس کے لئے کسی وقت بھی گناہ میں ملوث ہونے کا خطرہ موجود رہتا ہے۔ شادی کے بعد یہ خطرہ ختم تو نہیں ہوتا البتہ گھٹ ضرور جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں انسان کے لئے اپنے شہوت کو کنٹرول کرنا آسان ہو جاتا ہے یعنی حلال طریقے سے شہوت پورا کرنے کی بنا پر حرام سے بچنا آسان ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے

ویتزوج لکسر الشھوۃ واعفاف النفس وتکثیر النسل

[شادی شہوت توڑنے نفس کو عفیف بنانے اور نسل انسانی کو بڑھانے کا ذریعہ ہے] (فتح الباری: ۲۱/۲۷)

بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے بغیر عذر شادی نہ کرنے

والوں سے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے۔

اتزوج فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری: باب ترغیب النکاح)

[میں شادی کرتا ہوں پس جو میرے طریقے سے انحراف کرے وہ مجھ سے نہیں]

مجھ سے نہیں کا مطلب یہ ہے کہ اسکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے اس سے زیادہ سخت انداز اور کیا ہو سکتا ہے؟

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عکاف بن بشر تمیمی ایک دن نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی علیہ السلام نے دریافت کی ''اے عکاف تمہاری بیوی ہے'' انہوں نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا کیا تمہارے پاس باندی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم خوشحال ہو۔ شادی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہو پھر بھی شادی نہیں کی تو

اذاً انت من اخوان الشیاطین (عن احمد۔ کتاب النکاح۔ جمع الفوائد)

[تب تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو]

اس عبارت کا مقصود ومنشا ایک عام طالبعلم بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

شہوت کا بہترین علاج یہی ہے کہ مرد اپنی بیوی سے جی بھر کر صحبت کرے اور غیر محرم سے بے طمع ہو جائے۔ مشہور ہے کہ اگر گھر میں پیٹ بھر کر دال روٹی کھالیں تو باہر کے حلوے بریانیاں مرغ مسلم کھانے کو بھی دل نہیں کرتا۔ نبی علیہ السلام کی ایک حدیث پاک سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کی نظر غیر محرم پر پڑ جائے اور اسکا حسن وجمال طبیعت کو بھا جائے تو آدمی کو چاہیے کہ گھر آ کر اپنی بیوی سے ہمبستری کرے۔ اس لئے کہ جو کچھ اس عورت کے پاس تھا وہ سب کچھ بیوی کے پاس موجود ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

ان المراة تقبل فی صورة شیطان وتدبر فی صورة شیطان اذا احدکم اعجبته المراة فوقعت فی قلبه فلیعمد الی امرأة فلیواقعها فان ذلک یرد ما فی نفسه

[بلاشبہ عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو عورت اچھی لگے دل مائل ہو تو چاہیے کہ بیوی سے ہمبستری کرے۔ اس طرح اثر ختم ہو جائے گا]

بعض اوقات عورت اپنی جسمانی بناوٹ سے مرد کو پہلی نظر میں اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے مرد کے اندر شہوت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ اس ہیجانی کیفیت کا علاج بھی نبی علیہ السلام نے یہ تجویز فرمایا کہ اپنی بیوی سے ہمبستری کر لو تاکہ مادہ خارج ہو جائے۔ شیطان کو گناہ میں ملوث کرنے کی جرأت نہ ہو۔ شرح مسلم میں علامہ نووی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔

انه یستحب لمن رأی امرأة فتحرکت شهوته ان یاتی امراته فلیواقعها لیدفع شهوته وتسکن نفسه ویجمع قلبه علی ما هو بصدده (شرح مسلم ۱/۴۴۹)

[کسی عورت کو دیکھنے سے جب کسی کی شہوت میں ابھار پیدا ہو تو اسکو چاہیے کہ بیوی سے ہمبستری کرے تاکہ دل کا تقاضا ٹھنڈا پڑ جائے اور نفس کو سکون ملے اور دل جس بات کے در پے ہے وہ جاتی رہے]

شرع شریف نے اسی لئے چند اوقات میں بیوی سے ہمبستری کو مستحب کہا ہے

☆ سفر میں جانے سے پہلے

☆ سفر سے واپس آنے کے بعد

☆ حج عمرے کا احرام باندھنے سے پہلے

☆ غیر محرم پر نظر پڑنے اور میلان طبعی کے بعد

☆ حیض ونفاس کا غسل کرنے کے بعد

مندرجہ بالا مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کہ جائز طریقے سے شہوت کو پورا کرنے سے ناجائز طریقوں سے بچاؤ آسان ہو جاتا ہے۔ مرد کو چاہیے کہ بیوی کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھے اور اسکی خوب قدر کرے اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اسی طرح بیوی کو چاہیے کہ اپنے خاوند کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھے۔ اسکو دل کھول کر پیار دے۔ اسکی خدمت میں کوتاہی نہ کرے اسے قلبی سکون پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اس طرح میاں بیوی دونوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ ایک حدیث پاک میں آیا ہے

"جب بیوی خاوند کو دیکھ کر مسکراتی ہے یا خاوند بیوی کو دیکھ کر مسکراتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتا ہے"

اس لئے نبی علیہ السلام نے شہوت کا بہترین علاج شادی کرنا ہی بتلایا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے

یامعشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج (عن عبداللہ بن مسعود۔ متفق علیہ)

[اے نوجوانوں کی جماعت جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنا نظر کو چھپاتا ہے اور شرمگاہ کو محفوظ کرتا ہے]

اس حدیث پاک نے صورتحال کو خوب اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ مزید کلام کی گنجائش ہی نہیں رہی۔

شہوت کا قرآنی علاج

اگر کسی شخص کے لئے شادی کرنے میں شرعی رکاوٹیں ہیں تو اسکو چاہیے کہ صبر ضبط سے کام لے اور اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ

[اور چاہئے کہ اپنے آپ کو روک رکھیں وہ لوگ جن کو نہیں ملتا نکاح کا سامان یہاں تک کہ اللہ ان کو مقدور دے اپنے فضل سے] (نور ۳۳)

عموی تجربہ ہے کہ پاکدامنی کی زندگی گزارنے والے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ جلدی نکاح کا راستہ ہموار کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

ثلاثة . حق على الله عونهم . المكاتب الذي يريد الاداء . والناكح الذي يريد العفاف . والمجاهد في سبيل الله

[تین اشخاص کی مدد اللہ تعالیٰ پر لازم ہے۔ ایک مکاتب (غلام) جو پیسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ دوسرا نکاح کرنے والا جو پاکدامن رہنا چاہتا ہو۔ اور تیسرا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا] (مشکوٰۃ کتاب النکاح)

سوچنے کی بات ہے کہ جس شخص کی مدد اللہ تعالیٰ کرے اسے منزل پر پہنچنے سے کون روک سکتا ہے۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شہوت کو قابو کرنے کے لئے چار کام بہت فائدہ مند ہیں۔

(۱) بدنظری سے پرہیز:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ

[مؤمنوں کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں] (النور: ۳۰)

بدنظری سے انسان کے اندر شہوت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ جس طرح بٹن دبانے سے مشین چل پڑتی ہے۔ اسی طرح غیر محرم پر نظر پڑنے سے انسان کے جسم میں شہوت کے اعضاء متحرک ہو جاتے ہیں جو لوگ پاکدامنی کی زندگی گزارنا چاہتے ہوں ان کے لئے بدنظری سے بچنا لازمی ہے۔ نظر پاکیزہ نہ ہو تو شہوت کی آگ کو بھڑکنے سے روکنا ناممکن ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے اور ساتھ ہی شرمگاہ کی حفاظت کا حکم ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں۔

(۲) فاسقین کی صحبت سے پرہیز:

شہوت کو قابو کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ انسان فاسقین کی صحبت سے پرہیز کرے۔ فاسق وفاجر لوگوں کا کلام بعض اوقات انسان کو ناگ کی طرح ڈس لیتا ہے اور روحانی موت واقع ہو جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ فَتَرْدٰى (طٰهٰ: ۱۶)

[نہ روکے اس سے آپ کو وہ شخص جو اس کا یقین نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کے پیچھے لگا ہوا ہے، پس تو گر پڑے گا]

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یار بد مار بد (سانپ) سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ سانپ کے ڈسنے سے جسمانی موت واقع ہوتی ہے جبکہ یار بد کے کلام سے روحانی موت واقع ہو جاتی ہے۔

مزید برآں یار بد شیطان سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ شیطان تو انسان کے دماغ میں فقط گناہ کا خیال ڈالتا ہے جبکہ یار بد ہاتھ پکڑ کر انسان سے گناہ کرواتا

ہے۔ سینکڑوں نوجوان ایسے ہیں کہ پاکیزہ زندگی گزار رہے تھے مگر کسی فاسق دوست کی وجہ سے زنا کے مرتکب ہوئے۔

(۳) نماز کے ذریعے مدد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (البقرة:۴۵)

[اور مدد چاہو صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ]

انسان کو چاہیے کہ شہوت کو صبر کے ذریعے قابو کرے۔ جب دیکھے کہ طوفان زیادہ اٹھ کھڑا ہے تو نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے۔ اللہ تعالیٰ دل میں ٹھنڈک ڈال دیں گے۔ ایسے وقت میں دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ حیران کن نتائج سامنے آئیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت:۴۵)

[بے شک نماز فحاشی اور برے کاموں سے روکتی ہے]

غیر شادی شدہ شخص کے لئے عشاء کی نماز کے بعد یا نماز تہجد کے وقت دو رکعت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے شہوت کنٹرول ہونے کی دعا مانگنا تیر بہدف علاج ہے۔ شہوت کے اٹھتے طوفان رک جاتے ہیں سیلاب کے آگے بند بندھ جاتا ہے۔ عفت و پاکدامنی کی زندگی گزارنا آسان ہو جاتا ہے۔

(۴) کثرت ذکر الٰہی:

ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ فکر کی گندگی ذکر سے دور ہوتی ہے۔ دماغ میں ہر وقت شیطانی شہوانی نفسانی خیالات کی بھرمار کو فکر کی گندگی کہتے ہیں۔ نوجوان شخص اپنے

خیالات کی دنیا میں خیالی محبوبہ سے ملاپ کا تصور کر کے شہوت کے مزے لیتا ہے۔ حتی کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یہی خیالات دماغ میں چھائے ہوتے ہیں۔ اگر اس مرض کا علاج نہ کیا جائے تو معاملہ اتنا بگڑ جاتا ہے کہ عین نماز کی حالت میں بھی اپنی خیالات کی سیریز چل رہی ہوتی ہے۔

مجھے کیا پتہ تھا قیام کا مجھے کیا خبر تھی رکوع کی
تیرے نقش پا کی تلاش تھی کہ میں جھک رہا تھا نماز میں

اسی لیے نماز اٹھک بیٹھک کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ علامہ اقبال نے سچ کہا ہے۔

میں جو سربسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

ایسی صورتحال میں ذکر کی کثرت انسانی فکر کو گندگی سے پاک کر دیتی ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

(ج) شہوت کا نبوی علاج

(۱)...... نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص نکاح پر قدرت نہ رکھتا ہو اسے روزے رکھنے چاہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

فمن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء

[تو جو نکاح نہ کرے وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کیلئے وجاء ہے]

وجاء، کا مطلب شہوت کو توڑنے والا یا ختم کرنے والا ہے۔ روزے رکھنے کا مقصود بھوکا رہنا یعنی پیٹ خالی رکھنا ہے۔ اس سے تکبر اور شہوت دونوں کا توڑ ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فاقے کے فضائل بیان فرما رہے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ بھی کوئی فضیلت کی چیز ہے؟ فرمایا ہاں اگر فرعون کو فاقے آتے تو خدائی کا

دعویٰ نہ کرتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب خرمستیاں پیٹ بھرے ہونے کی بنا پر ہوتی ہیں۔ جس نوجوان کو پہلے روزے رکھنے کی عادت نہ ہو اسے چاہیے کہ ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو ایام بیض کے روزے رکھے۔ جب عادت پختہ ہو جائے اور شہوت پوری طرح نہ ٹوٹے تو پھر ہر ہفتے میں سوموار اور جمعرات کے دو روزے رکھے۔ جب یہ عادت بھی پکی ہو جائے اور مزید روزہ رکھنے کی ضرورت محسوس ہو تو صوم داؤدی رکھے یعنی ایک دن روزہ دوسرے دن افطار۔ یہ معمول سب سے بہتر ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ پہلے دن روزہ رکھنے سے شہوت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ متواتر کئی دن روزے کا معمول چلانے سے شہوت ٹوٹتی ہے۔ پھر سحری افطاری میں بھی پیٹ بھر کر نہ کھائے ورنہ مقصد فوت ہو جائے گا۔

(۲)...... باوضو رہنا: نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

الوضوء سلاح المومن [وضو مومن کا اسلحہ ہے]

لہٰذا شیطانی حملے سے بچنے کے لئے وضو بہترین علاج ہے۔ نوجوان لوگ اگر باوضو رہنے کو اپنی عادت بنا لیں تو عبادت کرنا ان کے لئے آسان ہو جائے۔ وضو سے انسان کو باطنی جمعیت نصیب ہوتی ہے۔ پریشان خیالی سے نجات مل جاتی ہے۔

(۳)...... دعا مانگنا: شہوت کنٹرول کرنے کا ایک خوبصورت علاج یہ بھی ہے کہ بارگاہ خداوندی میں فریاد کی جائے کہ میرے مولیٰ میں کمزور ہوں۔ میری مدد فرما۔ مجھے گناہ میں ملوث ہونے سے محفوظ فرما۔ نبی علیہ السلام سے بہت سی دعائیں منقول ہیں۔ حضرت ابو امامہ ﷜ راوی ہیں کہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک نوجوان آیا اور اس نے زنا کی اجازت مانگی۔ صحابہ کرام ؓ نے اس سوال کو سخت ناپسند کیا اور اسے ڈانٹا۔ نبی علیہ السلام نے اس اپنے قریب بلا کر فرمایا۔ کیا تم اپنی ماں سے کسی کا زنا کرنا پسند کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا اپنی بیٹی سے کسی کا زنا کرنا پسند کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔

فرمایا اپنی بہن کے ساتھ کسی کا زنا کرنا پسند کرتے ہیں اس نے کہا نہیں ۔ فرمایا کیا اپنی پھوپھی سے زنا کرنا پسند کرتے ہو اس نے کہا نہیں ۔ فرمایا اپنی خالہ سے کسی کا زنا کرنا پسند کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم جس سے زنا کرو گے وہ کسی کی ماں ہوگی بیٹی ہوگی ۔ بیوی ہوگی ۔ پھوپھی ہوگی ۔ خالہ ہوگی ۔ جس طرح تم پسند نہیں کرتے اسی طرح اور لوگ بھی زنا کو اپنی محرم عورتوں کے لئے پسند نہیں کرتے اس کے بعد نبی علیہ السلام ۔ نے اپنا دست شفقت اس نوجوان کے سینے پر رکھ کر فرمایا

اللهم اغفر ذنبه وطهر قلبه واحصن فرجه (ابن کثیر ۳/ ۳۸)

[اے اللہ اس کے گناہ معاف فرما ۔ دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما]

اس دعا کا ایسا اثر ہوا کہ اس نوجوان کے دل میں پھر کبھی زنا کا خیال بھی پیدا نہ ہوا۔

احادیث مبارکہ میں نبی علیہ السلام سے اور بھی دعائیں منقول ہیں ۔ ان کو مانگنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اللهم انی اسالک الهدیٰ والتقی والعفاف والغنیٰ

(مسلم ۔ مشکوۃ باب الاستعاذہ)

[اے اللہ میں آپ سے ہدایت ۔ تقویٰ ۔ پاکدامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں]
بعض اوقات درج ذیل الفاظ میں دعا فرماتے

اللهم انی اسئلک الصحة والعفة والحسن والرضاء بالقدر

(مشکوۃ باب الاستعاذہ)

[اے اللہ ۔ میں آپ سے صحت ۔ پاکدامنی ۔ خوبی اور تقدیر پر راضی رہنے کی درخواست کرتا ہوں]

بعض اوقات درج ذیل الفاظ میں دعا مانگتے۔

اللھم الھمنی رشدی و اعذنی من شر نفسی (ترمذی۔ مشکوۃ ۲۱۷)

[اے اللہ مجھے سیدھے رستے کی رہنمائی فرما اور نفس کی برائی سے اپنی پناہ عطا فرما]

بعض احادیث میں درج ذیل دعا بھی منقول ہے۔

اللھم انی اعوذبک من منکرات الاخلاق و الاعمال و الاھواء

[اے اللہ میں بے اخلاق۔ برے اعمال۔ اور بری خواہشات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں] (ترمذی)

بعض احادیث میں یہ دعا بھی آئی ہے۔

اللھم انی اعوذبک من فتنۃ النساء

[اے اللہ میں عورتوں کے فتنہ سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں]

سلف صالحین کے حالات زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی قبولیت دعا کے اوقات میں شہوت کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پر ایک رات شہوت کا غلبہ ہوا۔ آپ نے دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میرے لئے عورت اور دیوار میں کوئی فرق نہ رہا۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ دعائیں پڑھنے سے قبول نہیں ہوتیں بلکہ دعائیں مانگنے سے قبول ہوتی ہیں۔ دعا مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان سرتاپا یعنی سراپا دعا بن جائے۔ آنکھ نہیں روئی تو دل رو رہا ہو۔ دل کی گہرائیوں سے فریاد نکل رہی ہو کہ اے میرے مالک میں کمزور ہوں۔ آپ قوی ہیں۔ ہر کمزور قوی کو مدد کے لئے پکارتا ہے۔ لہٰذا میں آپ سے فریاد کرتا ہوں کہ مجھے عورت کے فتنے سے محفوظ فرمایئے اور میری شہوت کو میرے قابو بھی کر دیجئے۔ پھر اس کے نتائج دیکھئے۔ سچے پروردگار کا سچا قرآن گواہی

دے رہا ہے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ

[کون ہے جو بے قرار کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اس کو پکارے]

(د) شہوت کا فقیری علاج

سادہ سی بات ہے کہ اگر کسی مریض کو کسی دوا سے آرام ملے صحت نصیب ہو تو وہ دوسرے مریضوں کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے کہ یہ دوا بڑی اچھی ہے آپ لوگ بھی استعمال کر کے دیکھیں۔ راقم الحروف کو اپنی زندگی میں جن باتوں نے نفع دیا وہ قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) فارغ نہ رہیں:

شہوت کنٹرول کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اپنے آپ کو کاموں میں اتنا مشغول کر دیں کہ سر کھجانے کی فرصت ہی نہ ملے۔ جہاں دو کام کرنے ہوں وہاں درمیان میں تیسرے کام کو بھی گھسا دیں۔ بدن آرام طلب کرے آنکھیں نیند کو ترسیں حتیٰ کہ سوتے وقت بستر پر گرنے والا معاملہ بن جائے۔ کام کام کام بس تھوڑا آرام کا اصول اپنائیں۔ پورے دن کی لائحہ عمل بنائیں۔ طالبعلم اپنا بھرپور وقت اپنی پڑھائی میں لگائیں، مدرسہ کے دینی تعلیم پانے والے طلباء عصر سے مغرب کھیلنے کو تعلیم کی مانند ضروری سمجھیں۔ فراغت کے وقت کتابوں کا شخصی مطالعہ کریں۔ کتابوں اپنا دوست بنائیں مدرسے کو وطن سمجھیں اور کتابوں کے کاغذ کو کفن سمجھیں اگر وقت بچ جائے تو قرآن مجید حفظ کرنے میں یا دہرانے میں مشغول رہیں۔ مزید وقت ہو تو کسی ذاکر شاغل شیخ الحدیث یا مفتی صاحب یا استاد کی صحبت و خدمت میں اپنا وقت گزاریں۔ نوجوان طلباء

کے پاس بلا مقصد بیٹھنے کو زہر ہلاہل کی مانند سمجھیں۔
مثل مشہور ہے۔

A young leading the young is like a blind leading the blind they will both fall into the ditch.

[ایک نوجوان دوسرے نوجوان کا رہبر بنے تو اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک اندھا دوسرے اندھے کو اپنی لاٹھی پکڑا دے۔ یقینی بات ہے کہ دونوں کسی وقت بھی گڑھے میں گر سکتے ہیں]

یونیورسٹی کالج میں پڑھنے والے طلبا فارغ وقت میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کو اپنا محبوب مشغلہ بنالیں۔ قریبی مسجد یا مدرسہ کے عالم صاحب سے ابتدائی صرف ونحو کو پڑھنا شروع کردیں۔ وقت ساتھ دے تو جز وقتی طالبعلم کے طور پر حدیث پاک کی کتابیں بھی پڑھنا شروع کردیں۔ عصری علوم کے ساتھ ساتھ عالم کورس کو لینے سے انسان مرج البحرین (دو دریاؤں کا سنگم) بن جاتا ہے۔ اگر حافظہ اچھا ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو قرآن مجید حفظ کرنا شروع کردیں۔ پڑھنے سے دل اکتا جائے طبیعت تھک جائے تو کسی معذور شخص کی یا بیمار کی خدمت اپنے ذمے لیں اور خاموشی سے اس کے کام سمیٹ دیا کریں۔

دفتروں میں کام کرنے والے نوجوان بھی عالم کورس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اگر گھر کے کاموں میں اپنا وقت لگا سکیں تو اسے سنت نبوی ﷺ سمجھ کر کریں۔ بوڑھے ماں باپ کی خدمت کو سعادت سمجھیں۔ ان کی دعائیں لیا کریں تاکہ دین ودنیا کی سرخروئی نصیب ہو۔ نوجوان حضرات کے وقت میں گنجائش ہو تو کسی شیخ کامل کی صحبت میں وقت گزاریں یا تبلیغی جماعت کی ترتیب میں اپنے آپ کو جوڑیں۔ فارغ رہنے کو

اپنے اوپر حرام سمجھیں۔ کسی تجربہ کار انسان نے کہا ہے

An Ideal mans brain is devoi,s workshop.

[ایک فارغ آدمی کا دماغ شیطان کا کارخانہ ہوتا ہے]

جسطرح کارخانے میں مشینیں تیار ہوتی ہیں اس طرح فارغ انسان کے دماغ میں شہوانی شیطانی منصوبے بنتے ہیں۔ فارغ وقت میں اہل اللہ کے حالات زندگی پڑھنے سردہ دلوں زندگی ملتی ہے۔ ان کا کلام دوا اور ان کی نظر شفا ہوتی ہے۔

(۲) تنہائی میں نہ رہیں:

شہوت کنٹرول کرنے کا دوسرا سنہری اصول یہ ہے کہ تنہا رہنے سے بچیں۔ خلوت درانجمن کو اپنا اصول بنائیں۔ نوجوان جب بھی تنہا ہوگا۔ شیطان اسے "خیالی محبوب" کی مجلس میں پہنچا دے گا۔ ایسی جگہ بیٹھ کر پڑھیں کہ جہاں دوسروں کی نظر پڑتی ہو۔ بند کمروں میں بیٹھنے سے شیطان کو چھیڑ چھاڑ کا موقع مل جاتا ہے۔ وہ کسی نہ کسی حسین چہرے کو سامنے کر دیتا ہے۔ بقول شاعر

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

اگر تنہائی میں شہوت کی آگ بھڑک اٹھے تو فوراً کمرے سے باہر نکل جائیں۔ کسی ماہر نفسیات کا قول ہے کہ

"جب انسان کی شہوت میں ابھار آجاتا ہے تو آدمی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے"

ایسی حالت میں اگر تنہائی بھی ہو تو پوری عقل پر پردہ پڑنا آسان ہوتا ہے۔ اللھم احفظنا منہ تنہائی اور بے حیائی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اگر چند سال کا بچہ بھی قریب ہو تو نوجوان فحش حرکات کرنے سے بچا رہتا ہے۔ جب سمجھتا ہے کہ مجھے دیکھنے

والا کوئی نہیں تو شہوانی شیطانی حرکتوں میں لگ جاتا ہے۔ بوڑھوں کو تنہائی فائدہ دیتی ہے جبکہ نوجوانوں کو نقصان دیتی ہے۔ ایسے نوجوان کم ہوتے ہیں جو اپنی جوانی میں بوڑھوں جیسا دماغ رکھتے ہوں۔ ایک طالبعلم نے بتایا کہ میں جب بھی تنہا ہوتا ہوں۔ میرا عضو خاص "تن جانے" کی حالت میں پہنچ جاتا ہے۔ ایسے نوجوان حضرات تنہا رہنے کو حرام سمجھیں۔ دو نوجوان تنہا رہنے والے اکیلے نوجوان کی مانند ہوتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ خطرے میں ہوتے ہیں۔ تنہائی میں ننگا ہونے سے بچیں۔ نبی علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا

احفظ عورتك الامن زوجتك او ماملكت يمينك فقال افرأيت اذا كان الرجل خاليا. قال فالله احق ان يستحيا منه

(حجۃ اللہ البالغۃ ۲/۱۶۲)

[اپنے ستر کی دیکھ بھال کرہاں بیوی یا باندی کے پاس ہو تو اور بات ہے۔ اس نے پوچھا کہ اگر کوئی تنہا ہو تو۔ فرمایا اس وقت اللہ سے شرمانا ضروری ہے]

(۳) بغیر نیند لیٹنے سے گریز کریں:

نوجوان حضرات ایسے وقت میں بستر پر آئیں جب یہ پتہ نہ چلے کہ تکیے پر سر پہلے رکھا تھا یا نیند پہلے آئی تھی۔ جب آنکھ کھل جائے تو فوراً بستر سے اٹھ جائیں۔ بستر پر خواہ مخواہ لیٹے رہنے سے شہوت بھڑکتی ہے۔ ماں باپ اس بات پر نظر رکھیں کہ بچہ بغیر نیند کے بستر میں نہ پڑا رہے۔ بچوں کے سونے کے کمرے الگ الگ ہوں تو اندر سے کمرے کو بند کرنے کا بندوبست نہیں ہونا چاہیے۔ بچیوں کے کمرے میں ماں جب چاہے دروازہ کھول کر اندر چلی جائے۔ بچوں کے کمرے میں باپ جب بھی چاہے دروازہ کھول کر چلا جائے۔ بچوں کو اندھیرے میں سونے کی بجائے روشنی میں سونے کی عادت ڈالیں۔ ماں باپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ بچے کی نیند میں کیا حالت ہوتی ہے۔ اس کا ہاتھ کہاں کہاں

پہنچا ہوتا ہے۔نوجوان حضرات اوندھا لیٹ کر سونے سے پرہیز کریں۔ایسی حالت میں تو بوڑھوں کے عضو میں تناؤ آجاتا ہے۔نوجوان تو بھڑکتی آگ ہوتے ہیں۔ایک حدیث پاک میں ابن طخفہ غفاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

"قال ابی . بینما انا مضطجع فی المسجد علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجله فقال ان هذه ضجعة یبغضها الله . قال فنظرت فاذا هو رسول الله ﷺ (ابوداؤد)

[میرے والد کہتے ہیں کہ میں مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کسی نے مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی، پھر کہا کہ یہ ایسا لیٹنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں، میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے]

دو نوجوان ایک بستر یا ایک چادر میں ہرگز نہ لیٹیں۔ہوسٹل کے نگران حضرات ایک کمرے میں تین سے کم بچوں کو ہرگز نہ رہنے دیں۔

(۴) بیت الخلاء میں زیادہ دیر نہ لگائیں:

بیت الخلا ضرورت پوری کرنے کی جگہ ہوتی ہے لہٰذا فراغت ہوتے ہی باہر نکل آنا چاہیے۔بعض نوجوان بیت الخلا کو بیت الخیال سمجھ کر بیٹھ ہی جاتے ہیں۔ننگے بدن کی حالت میں شہوت بھڑکنا بہت آسان ہوتا ہے۔بیت الخلا میں بغیر ضرورت عضو خاص کو ہاتھ نہ لگائیں۔ورنہ ہاتھ سے زنا کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔پوشیدہ بالوں کو بھی صاف کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگانی چاہیے۔ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ اس بات پر نظر رکھیں کہ بچہ بیت الخلا میں کتنا وقت لگاتا ہے۔جو نوجوان بستر اور بیت الخلا میں گناہ سے بچ گیا اس کے لیے پاکدامنی کی زندگی گزارنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔بیت الخلا میں آنے جانے کی مسنون دعائیں معنی کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھی جائیں تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

نوجوان بچے اگر بیت الخلا میں زیادہ دیر لگائیں تو ماں کو چاہیے کہ پہلے سمجھائے۔ اگر نہ سمجھیں تو ڈانٹ پلائے۔ جب دیکھے کہ وقت زیادہ لگ رہا ہے تو فورا بیت الخلا کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ اتنی زیادہ سختی کرے کہ نوجوان بچے بیت الخلا میں چند منٹ زیادہ لگانے سے گھبرائیں کہ ابھی امی دروازہ کھٹکھٹائے گی۔ پھر خوب ڈانٹ پڑ جائے گی۔

(۵) فحش مذاق سے بچیں:

نوجوانی میں ظرافت کی حس بہت تیز ہوتی ہے۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں لطیفے سننے سنانے کو پسند کرتے ہیں۔ حالانکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس عادت کو کنٹرول نہ کیا جائے تو نوجوانی میں مذاق کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ جن لوگوں سے طبیعت کھلی ہوتی ہے پھر ان کے ساتھ فحش مذاق کی عادت پڑ جاتی ہے۔ یہ انتہائی خطرناک معاملہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النور۱۹)

[جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ شہرت ہو بدکاری کی ایمان والوں میں، ان کیلئے دردناک عذاب ہے، دنیا میں اور آخرت میں اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے]

☆ بعض نوجوان آپس میں ملتے ہیں جو پوچھتے ہیں "آج آپ نہائے ہوئے لگتے ہیں" پس اس سے فحش مذاق کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

☆ بعض نوجوان ایک دوسرے کو پیار محبت میں فحش گندی گالیاں دیتے ہیں بھلا اس سے گندہ کام اور کیا ہو سکتا ہے۔

☆ بعض نوجوان ایک دوسرے کے جسم کو ہاتھ لگانے۔ گدگدی کرنے کا مذاق کرتے ہیں۔ یہ فحاشی کا دروازہ کھولنے کی کنجی ہے۔

☆ بعض نوجوان ملتے وقت ایک دوسرے کو خوب دباتے ہیں۔ اس سے پوشیدہ اعضاء

کو ایک دوسرے کے جسم سے رگڑنے کا موقع مل جاتا ہے۔ شہوت بھڑکتی ہے۔ زنا کا راستہ آسان ہو جاتا ہے۔

☆ اگر فحش مذاق کی عادت رشتہ دار لڑکے لڑکی میں آ جائے تو بقول شاعر "بات پہنچی تیری جوانی تک" دیور بھابھی۔ خالہ بھانجے یا اسی طرح کے دیگر رشتوں میں مذاق کی عادت خطرناک حد تک نقصان دہ ہے۔

☆ بعض شادی شدہ مردوں کو عادت ہوتی ہے کہ وہ نوجوان لڑکوں کو اپنی ازدواجی زندگی کی اتنی تفصیلات بتاتے ہیں کہ نوجوان تصور کی آنکھ سے ایک مرد و عورت کو ہمبستری کرتا ہوئے دیکھتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے۔

ان من اشر الناس عندالله منزلة يوم القيامة الرجل يفضى الى امرأة وتفضى اليه ثم ينشر سرها (مسلم ۱-۴۶۴)

[اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہے جو اپنے بیوی سے ہمبستری کرے پھر یہ راز کی حالت دوسروں پر کھول دے]

ایسے شخص کی باتیں سننا حرام ہوتا ہے۔

☆ بعض نوجوان ایک دوسرے کو اپنی عشق و محبت کی داستانیں سناتے ہیں۔ بعض فساق نوجوانوں کی محفل میں بحث چلتی ہے کہ اگر تمہیں کوئی عورت اکیلی مل جائے تو کیا کرو گے۔ سب باری باری اپنے مذموم جذبات کا اسطرح اظہار کرتے ہیں کہ ہر نوجوان کی طبیعت زنا کے لئے بے تاب ہو جاتی ہے۔ یہ محفلیں انسان کو نہ دین کا چھوڑتی ہیں نہ دنیا کا ایسی محفلوں میں جانا اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں میں اپنا نام لکھوانے کی مانند ہے۔

☆......والدین اس بات کو نوٹ کریں کہ نوجوان بچے گھر سے باہر چند منٹ بھی نہ گزاریں۔ انہیں جو کچھ کرنا ہے گھر میں کریں تاکہ ماں باپ کی نظر اولاد کی شیطان سے

اور شیطان نما انسانوں سے حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ نوجوان بچے پڑھنے جائیں تو چھٹی ہوتے ہی گھر آئیں۔ چند منٹ کی دیر ہونے پر ماں ان سے جواب طلبی کرے۔ بچے کو دوستوں سے ملنے کی اجازت دینے کی بجائے یہ کہا جائے کہ وہ اپنے دوست کو گھر ملنے کی بجائے سکول میں ہی مل لیا کرے۔ ماں باپ بچوں سے پوچھتے رہیں کہ وہ آپس میں مل کر کیا باتیں کرتے ہیں۔ بچے کچے ہوتے ہیں۔ دو چار باتوں میں اندر کا راز کھول بیٹھتے ہیں۔ اگر جھوٹ بولیں تو بھی جلدی پکڑے جاتے ہیں۔ لڑکیاں اگر سہیلی کے گھر جانا چاہیں تو انہیں کسی صورت اجازت نہیں دینی چاہیے۔ سہیلی سے اسکے بھائی اور پھر چار پائی تک معاملہ پہنچ جاتا ہے۔ ماں باپ کو کان خبر بھی نہیں ہوتی۔

(۶) بدنظری کے مواقع سے بچیں:

نوجوان حضرات گلی کوچہ بازار سے گزرتے ہوئے بدنظری سے بچیں۔ کاروباری حضرات کو عورت سے لین دین کرنا پڑے تو اس طرح کریں کہ جیسے اس سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ قریب سے گزرتی بس یا کار کو نہ دیکھا کریں۔ عام طور پر کھڑکیوں کے پاس بے پردہ عورتیں بیٹھی نظر آتی ہیں۔ اخبار و رسائل میں عورت کی تصویر کو دیکھنا بھی شہوت بھڑکنے کا سبب بنتا ہے۔ بے ریش لڑکوں کے چہرے کو بھی نہ دیکھا کریں۔ نوجوان کی مثال پٹرول کی مانند ہے اور بدنظری آگ لگانے کی مانند ہے۔

(۷) قبرستان جاتے رہا کریں:

شہروں کی رنگینیاں انسان کو اپنے انجام سے بے خبر کر دیتی ہیں موت کو یاد رکھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جنازوں کے ہمراہ قبرستان جائیں۔ شکستہ قبروں پر غور کریں کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔ دنیا کی مدہوش کالونی میں رہنے والے لوگوں کو قبرستان کی خاموش کالونی میں جا کر ہوش آجاتا ہے۔ شہوت کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی

ہے۔ طبیعت کی خرمستیوں کو سکون مل جاتا ہے۔

میت کو قبر میں دفن کرنے کا منظر کتنا عبرتناک ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنے کپڑوں پر میلا دھبہ پسند نہیں کرتے تھے انہیں منوں مٹی کے نیچے دبایا جا رہا ہے۔ جو محفلوں کی زینت بنتے تھے آج قبر کی زینت بن رہے ہیں۔ جو شمع محفل بن کر زندگی گزارتے تھے آج عبرت کا نشان بنے پڑے ہیں۔ جو عورتوں کے جھرمٹ میں زندگی گزارتے تھے آج تنہائی کا شکار ہو چکے ہیں۔ ہمارے بعض بزرگوں نے اپنے گھر میں قبر کھود رکھی تھی روزانہ اس میں لیٹتے اور اپنے نفس کو مخاطب ہو کر کہتے کہ یاد رکھو ایک دن تمہیں قبر میں دفن ہونا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو۔

ایک آدمی کو ہارٹ اٹیک ہوا اور موت آگئی۔ گھر کے سب لوگ ایک ہفتے کے لئے کسی شادی کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ یہ صاحب گھر پر اکیلے تھے۔ ان کی لاش ایک ہفتہ پڑی رہی۔ جب اہل خانہ گھر واپس آئے تو پورا گھر تعفن اور بدبو سے بھرا ہوا تھا۔ کوئی اندر داخل ہونے کے لئے تیار نہ تھا۔ ایک صاحب نے ناک پر کپڑا لپیٹا۔ اندر داخل ہو کر دیکھا کہ ان کے جسم میں کیڑے پڑ چکے تھے۔ دونوں آنکھوں کے ڈھیلے نکل کر رخساروں پہ آ گئے تھے۔ دونوں ہونٹ جسم سے الگ ہو چکے تھے۔ مردہ بکری کی طرح دانت نظر آ رہے تھے۔ پیٹ میں گڑھا پڑ گیا تھا جو کیڑوں سے بھرا ہوا تھا۔ ناک سے پانی بہہ کر دونوں کانوں تک پھیل گیا تھا۔ یہ دیکھ کر ان کے ذہن پر منظر ایسا نقش ہوا کہ کئی مہینے تک نہ انہیں نیند آتی تھی نہ کھانا اچھا لگتا تھا۔ نہ ہی لوگوں کی محفلوں میں بیٹھنے کو دل کرتا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے دنیا کی حقیقت کو آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

جب نوجوان کو شہوت گناہ پر مجبور کرے تو اسے چاہیے کہ قبر کے منظر کو یاد کرے۔

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اکثروا ذکروا ھاذم اللذات الموت (الجامع الصغیر: ج۱ص۲۰۸)

[لذتوں کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو]

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و سردار ﷺ کو ہماری طرف سے بہترین جزا دے جنہوں نے حقیقت کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اور دنیا کی عارضی عیاشیوں کو چھوڑ کر آخرت کے دائمی عیش پانے کی راہ دکھائی۔

(۸) جلتی آگ سے عبرت پکڑیں:

نوجوان حضرات کو چاہیے کہ جلتی آگ کے شعلے دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ کبھی کبھی گوشت کا ٹکڑا ڈال کر دیکھیں کہ آگ اسے کس طرح جلا کر کوئلہ بنا دیتی ہے۔ ہمارے سلف صالحین لوہار کی بھٹی میں آگ کو دیکھ کر بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ رابعہ بصریہ کو کسی نے مرغ کھانے کے لئے پیش کیا۔ انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ خادم نے پوچھا کیا ہوا۔ فرمایا مجھ سے یہ مرغ اچھا ہے کہ اسے آگ میں بھوننے سے پہلے ذبح کیا گیا جان نکالی گئی۔ پھر بھونا گیا۔ اگر رابعہ کو قیامت کے دن معافی نہ ملی تو مجھے تو زندہ حالت میں جہنم کی آگ میں بھونا جائے گا۔

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ. اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ. اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ. (فصلت ۴۰)

[بھلا وہ شخص جو آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ جو روز قیامت امن کے ساتھ آیا۔ عمل کرو جو تم چاہو بے شک وہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے]

آگ دیکھ کر اس آیت کے معانی کو ذہن میں دہرائیں تو شہوت کنٹرول کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کا سیلاب پھر بھی نہ تھمے تو اپنی انگلی آگ کے قریب کر کے دیکھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ . أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ . نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ (واقعہ)

[بھلا تم دیکھو آگ کو جو لگاتے ہو، کیا تم نے پیدا کیا ہے اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے، ہم نے بنایا ہے اسے نصیحت اور نفع کا سامان جنگل والوں کیلئے]

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (بقرہ:۲۴)

[بچو ایسی آگ سے کہ اس کا ایندھن ہیں لوگ اور پتھر]

ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غدوا وعشيا (المؤمن:۴۶)

[آگ ہے صبح اور شام اس پر ان کو پیش کیا جاتا ہے]

ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَّجَحِيمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا أَلِيمًا

[بے شک ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور آگ کا ڈھیر اور کھانا گلے میں اٹکنے والا اور دردناک عذاب] (المزمل:۱۲،۱۳)

ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ. الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ (ہمزہ:۶،۷)

[آگ ہے اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی اور وہ جھانک لیتی ہے دلوں پر]

ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيرًا (فرقان:۱۲)

[سنیں اس کیلئے جھنجھلانا اور چلانا]

(۹) روز محشر کی ذلت:

شہوت کا زور توڑنے کے لئے روز محشر کی پیشی کو یاد کرنا ضروری ہے۔ اس دن کی ذلت بڑی اور بری ہوگی۔ جو شخص دو آدمیوں کے سامنے کی ذلت برداشت نہیں کر سکتا وہ ساری مخلوق کے سامنے کی ذلت کیسے برداشت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ (الطارق:۹)

[جس دن بھید کھول دیا جائیں گے]

جب اللہ تعالیٰ چھپے رازوں کو کھولیں گے تو ہماری ذلت و رسوائی میں کیا کمی رہ جائے گی۔ ماں باپ کے سامنے اولاد رسوا ہوگی۔ میاں کے سامنے بیوی۔ باپ کے سامنے بیٹی اور بیٹے کے سامنے ماں رسوا ہوگی۔ لوگ کیا کہیں گے کہ ہمارے سامنے کیا بن کے رہتے تھے اور خلوتوں میں کیا کرتوت کرتے پھرتے تھے۔

قیامت کے دن مجرم اللہ تعالیٰ کے سامنے شرم وندامت کی وجہ سے سر بھی نہیں اٹھا سکیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ (السجدہ:۱۲)

[اگر آپ دیکھیں جب کہ مجرم اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے]

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ (شوریٰ:۴۵)

[آنکھ جھکائے ہوئے ذلت سے]

انسان پریشان ہوگا مگر سر چھپانے کی جگہ بھی نہ ملے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ (القیمۃ : ۵)

[کہے گا انسان اس دن کہاں بھاگ کر جاؤں]

حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو شخص دنیا میں اپنے ہاتھ سے شہوت پوری کرتا ہوگا۔ قیامت کے دن وہ اس حال میں اٹھے گا کہ اسکا ہاتھ حاملہ عورت کے پیٹ کی طرح پھولا ہوا ہوگا۔

نوجوان حضرات قیامت کے مناظر کو بار بار سوچا کریں تا کہ خشیت الٰہی حاصل ہو کر گناہوں سے نجات نصیب ہو۔

(۱۰) معیت الٰہی کا استحضار:

نوجوان کو چاہیے کہ ہر وقت معیت الٰہی کے بارے میں سوچتا رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

[وہ ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو]

اللہ تعالیٰ ہمارے پاس ہوتے ہیں فرمایا

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

[اور ہم آپ سے شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں]

ہم جو کچھ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں کرتا ہوا دیکھتے ہیں جو بولتے وہ سب کچھ سنتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَسْمَعُ وَ اَرٰى [میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں]

اگر کوئی ہمارا قریبی ہمیں تنہائی میں فحش حرکات کرتا دیکھے تو ہمیں کتنی ندامت ہوگی۔ اگر کسی عورت کا بھائی یا خاوند دیکھ رہا ہو تو ہم اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہوئے گھبرائیں گے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں ہم پھر بھی احساس نہیں کرتے۔ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ اللہ رب العزت نے میرے دل پر

الہام فرمایا کہ میرے بندوں سے کہدو "جب تم گناہ کرتے ہو ان تمام دروازوں کو بند کر لیتے ہو جس سے مخلوق دیکھتی ہے اور اس دروازے کو بند نہیں کرتے جس سے میں پروردگار دیکھتا ہوں۔ کیا اپنی طرف دیکھنے والوں میں سب سے کم درجے کا تم مجھے سمجھتے ہو۔" اللہ اکبر کبیرا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى (العلق:۴۰)

[کیا نہیں جانتا کہ اللہ دیکھتا ہے]

ایک اور جگہ فرمایا

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

[وہ آنکھوں کی خیانت کو اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہوا ہے اسے جانتا ہے]

اس مضمون کو کسی صاحب دل نے اپنے الفاظ کا جامہ پہنایا ہے۔

ے چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

(۱۱) ماحول بدل لو:

جہاں شہوت ابھرنے کا بھرپور سامان ہو۔ زنا کی طرف مائل کرنے والے اسباب موجود ہوں اس جگہ کو چھوڑ دینا اور ماحول کو بدل لینا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو جب زنان مصر نے گناہ کی طرف مائل کرنا چاہا تو انہوں نے دعا مانگی

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَيْهِ (یوسف ۳۳)

[اے رب جیل مجھے اس سے زیادہ پسند ہے اس سے جسکی طرف وہ مجھے بلاتی ہے]

اسی طرح بنی اسرائیل کے سو آدمیوں کے قاتل نے جب توبہ کی نیت کر لی تو اسے

اپنی بستی چھوڑنے اور نیکوں کی بستی کی طرف جانے کا حکم ہوا۔ دوسرے الفاظ میں ماحول بدلنے کا حکم ہوا۔ معصیت کے ماحول کو چھوڑنا اور نیکی کے ماحول کو اپنانا لازمی ہوتا ہے۔ اگر کسی جگہ ایسی تصویر لگی ہے جس کو دیکھ کر شہوت بھڑک اٹھتی ہے تو اس جگہ کو فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر کسی جگہ ایسا انسان ہے جس کو دیکھنے سے یا بات کرنے سے شہوت بھڑکتی ہے یا اس کی طرف سے دعوت گناہ ملتی ہے تو اس جگہ کو چھوڑ دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کمرے میں ٹی وی چل رہا ہے اور آپ بند کرنے پر قادر نہیں ہیں تو اس جگہ سے اٹھ کر چلے جائیں۔

(۱۲) پوشیدہ امراض:

شہوت کو ہاتھ سے پورا کرنے سے یا کسی عورت کے ساتھ بدکاری کرنے سے یا بدفعلی کرنے سے انسان کے جسم میں خطرناک امراض پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کا علاج معالجہ بھی رسوائی کا باعث بنتا ہے۔ بعض اوقات نوجوان اپنی جوانی میں اتنے کمزور ہو جاتے ہیں کہ شادی کے بعد بیوی سے مباشرت کے قابل نہیں رہتے۔ اس سے نہ صرف اپنی زندگی تباہ ہوتی ہے بلکہ بیوی کی بھی زندگی برباد ہوتی ہے، بعض اوقات نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے تو دو خاندان ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں۔ نوجوان حضرات یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ شہوت کو غلط طریقے سے یا غلط جگہ پر پورا کرنے سے رسوائی کا سامنا ضرور کرنا پڑتا ہے۔

(۱۳) زنا انسان پر قرض ہوتا ہے:

جب انسان پر شہوت کا بھوت سوار ہو اور زنا کرنے کے لئے طبیعت بے قرار ہو تو ذہن میں یہ سوچے کہ ایک تو زنا گناہ کبیرہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ دوسرا یہ انسان کے سر پر قرض ہوتا ہے۔ اس قرض کو گھر کی کوئی عورت ضرور چکاتی

ہے۔ چاہے بیٹی ہو۔ بیوی ہو یا بہن ہو۔ خوشی سے اتارے یا مجبوری میں اتارے۔ اگر آج میں کسی کی عورت کے ساتھ زنا کروں گا کل کوئی میری عورت کے ساتھ زنا کرے گا۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی عورتوں کے ساتھ پرہیزگاری کا برتاؤ کرو۔ لوگ تمہاری عورتوں کے ساتھ پرہیزگاری کا معاملہ کریں گے۔ اس کو ادلے کا بدلہ کہتے ہیں۔ انسان جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔ مثل مشہور ہے۔

As you sow, so sheil you reap.

جو کچھ تم بیج ڈالو گے وہی کاٹو گے

اس خیال کو بار بار ذہن میں دہرانے سے شہوت کا بخار اتر جائے گا۔ شفائے کاملہ نصیب ہو جائے گی۔

(۱۳) زنا کرنے سے شیطان کا دوست:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْٓ آدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ . وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ (یٰسین:۶۰،۶۲)

[اے اولاد آدم میں نے تم کو نہ کہا تھا کہ نہ عبادت کرو تم شیطان کی وہ بے شک تمہارا کھلا دشمن ہے، اور عبادت کرو میری یہ ہے سیدھی راہ اور وہ بہکا لے گیا تم میں سے بہت خلقت کو پھر کیا تم میں سمجھ نہ تھی]

زنا کرنے سے انسان شیطان کا ساتھی بنتا ہے جبکہ پرہیزگاری سے انسان اللہ کا دوست بنتا ہے۔ نوجوان ذہن میں یہ سوچے کہ کل قیامت کے دن میں عباد الرحمٰن میں شامل ہونا چاہتا ہوں تو مجھے زنا سے بچنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دربار سے دھتکار دیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ. بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا (الکھف ۵۰)

[کیا تم بناتے ہو اس کو اور اس کی اولاد کو دوست میرے سوا، حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کیلئے برا ہے بدلہ]

اگر کل قیامت کے دن زانی کو یہی کہہ دیا گیا کہ تم نے مجھے چھوڑ کر شیطان کی پیروی کی تھی لہٰذا اسی کے ساتھ جہنم میں جاؤ تو پھر کیا بنے گا۔ اس آیت کے معانی پر غور کرنے سے اور اس کو اکثر و بیشتر پڑھتے رہنے سے شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۴) اپنا کوٹہ ختم:

اللہ تعالیٰ نے انسان کا رزق متعین کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ (الحجر:۲۱)

[اور ہر چیز کے خزانے ہیں ہمارے پاس اور ہم اسے ایک متعین اندازے سے ہی اتارتے ہیں]

ہر چیز کی ایک مقدار متعین ہے انسان نے دنیا میں کتنے دن زندہ رہنا ہے۔ کتنے سانس لینے ہیں یا کتنی بار شہوت کی لذت سے لطف اندوز ہونا ہے۔ اگر بالفرض ایک شخص کی زندگی ۶۵ سال ہے اور اس نے پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہونا ہے تو بقیہ ۵۰ سال میں اس نے ۷۰۰۰ مرتبہ شہوت کی لذت پانی ہے۔ اگر یہ نوجوان عفت و پاکدامنی کی زندگی گزارے گا تو یہ لذت اپنی بیوی سے ہمبستری کے ذریعے کامل طور پر حاصل کرے گا۔ اگر شہوت سے مغلوب ہو کر اپنے ہاتھ سے یا زنا کاری سے شہوت پوری کرے گا تو اتنا کوٹہ گھٹ جائے گا۔ اسی لئے جو نوجوان لڑکے مشت زنی اور نوجوان

لڑکیاں انگشت زنی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کی ازدواجی زندگی کی لذتیں یا تو ادھوری رہ جاتی ہیں یا نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہیں۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ اگر لڑکی نے اپنا کوٹہ شادی سے پہلے ضائع کر لیا تو اسکا خاوند کسی دوسری لڑکی سے شادی کر کے اپنا کوٹہ پورا کرے گا۔ اگر شادی نہ کی تو زنا کاری بدکاری کا راستہ اپنائے گا۔ اسی طرح اگر لڑکے نے شادی سے پہلے اپنا کوٹہ ضائع کر لیا تو اس کی بیوی چھپی آشنائی کے ذریعے اپنی مستیاں اڑائے گی۔ لہٰذا غلط طریقے سے شہوت پوری کر کے انسان اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ ذرا صبر سے کام لے تو حرام کی بجائے حلال طریقے سے سب کچھ مل جائیگا۔ میاں بیوی میں پیار و محبت کی زندگی ہوگی۔ ایک دوسرے پر جان چھڑکیں گے۔ لوگ انہیں مثالی جوڑا کہیں گے۔ مرد مثالی خاوند کہلائے گا عورت مثالی بیوی کہلائے گی۔ نصیب اپنا اپنا ہوتا ہے مگر جلد بازی سے حرام کام ہوگا اور صبر کر لینے سے حلال بن جائے گا۔ نوجوان حضرات اگر اس نکتے پر غور کریں تو شہوت کو قابو کرنا اور شرمگاہ کو تھامنا آسان ہو جائے گا۔

شہوت کا طبی علاج

اگر کوئی نوجوان اپنی بد عادات کی وجہ سے جنسی طور پر کمزور ہو گیا ہے اس کی حس اتنی تیز ہو گئی ہے کہ ذرا سے بات سے اس کی شہوت بھڑک اٹھتی ہے۔ ہر وقت عضو خاص میں تناؤ رہتا ہے۔ دماغ میں شیطانی شہوانی خیالات ہر وقت چھائے رہتے ہیں۔ احتلام کی کثرت ہوتی ہے تو اس مرض سے علاج کروانے کے لئے وہ کسی دیندار طبیب یا ماہر جنسیات ڈاکٹر سے رجوع کرے۔ اس میں دیر کرنے سے انسان کا بہت نقصان ہوتا ہے۔ نوجوان لڑکیاں اگر لیکوریا کی مریضہ ہوں تو انہیں بھی علاج کروانا چاہیے۔ حدیث

پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی نازل فرمائی ہے۔

عورت کا جہاد

قرآن مجید میں زنا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا الزانیۃ والزانی (زانیہ عورت اور زانی مرد)۔ اس میں عورت کا تذکرہ پہلے کیا گیا جبکہ مرد کا تذکرہ بعد میں کیا گیا ہے۔ مفسرین نے اس کی ایک حکمت یہ بھی بیان کی ہے کہ زنا کی ابتدا عورت سے شروع ہوتی ہے مثلاً عورت نے پردہ کرنے میں بے احتیاطی کی اور مرد نے دیکھ لیا تو معاملہ آگے بڑھا۔ عورت نے مرد سے بات کرتے ہوئے نرم لہجہ اختیار کیا تو مرد کو بات سے بات بڑھانے کا موقع مل گیا۔ عورت بے وقت بغیر محرم کے گھر سے نکلی مرد کو زنا بالجبر کا موقع مل گیا۔ عورت نے مرد کی نیت میں فتور محسوس کرنے کے باوجود اہل خانہ کو نہ بتایا مرد کو ورغلانے کا موقع مل گیا۔ عورت نے مرد کا رقعہ پڑھ کر۔ ٹیلیفون سن کر یا پیغام وصول کر کے سختی کا رویہ نہ اختیار کیا تو اسکا نتیجہ زنا تک جا پہنچا۔ چونکہ مرد عورت سے زنا کرنے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ عورت آمادہ نہ ہو۔ اسی لئے قرآن مجید نے زنا کے عمل میں عورت کو پہلے قصور وار ٹھہرایا ہے۔ عورت کو چاہیے کہ اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کرنے کوئی کمی نہ رہنے دے۔ شرع شریف نے جسطرح جہاد کرنے والے مرد کو مجاہد کی فضیلت سے نوازا ہے۔ پاکدامن عورت کو گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے اللہ کے دفتر میں "مجاہدہ" لکھی جاتی ہے۔ اسی لئے قیامت کے ہولناک دن میں اسے عرش کا سایہ عطا کیا جائے گا۔ درج ذیل میں مرد اور عورت کے جہاد کا تقابلی جائزہ لیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	مرد کا جہاد	عورت کا جہاد
(۱)	نبی علیہ السلام نے ۔ ردوں سے جہاد کرنے پر بیعت رضوان لی	نبی علیہ السلام نے عورت سے عفت وعصمت کی حفاظت پر بیعت لی
(۲)	مجاہد کا جہاد گھر سے باہر نکل کر ہوتا ہے	عورت کا جہاد گھر میں رہ کر بھی ہوتا ہے
(۳)	مجاہد کا جہاد کافر دشمن کے ساتھ ہوتا ہے	عورت کا جہاد غیر محرم رشتہ دار کے ساتھ بھی ہوتا ہے
(۴)	دشمن مجاہد پر گولیاں برساتا ہے	غیر محرم عورت پر ست نگاہوں کے تیر چلاتا ہے
(۵)	دشمن مجاہد کے ملک پر قبضہ کرنا چاہتا ہے	غیر محرم عورت کے جسم پر اختیار حاصل کرنا چاہتا ہے
(۶)	دشمن مجاہد کے ملکی وسائل سے فائدہ لینا چاہتا ہے	غیر محرم عورت کے جسم سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہے
(۷)	مجاہد دشمن کو ملکی سرحد سے دور رکھتا ہے	عورت غیر محرم کو اپنے آپ سے دور رکھتی ہے
(۸)	مجاہد دشمن کو ملک کے اندر ایک انچ گھسنے کی اجازت نہیں دیتا	عورت غیر محرم کو اپنے جسم کے ساتھ انگلی لگانے کی بھی اجازت نہیں دیتی
(۹)	مجاہد دشمن پر اعتماد نہیں کر	عورت غیر محرم پر اعتماد نہیں کرتی
(۱۰)	مجاہد مورچے میں رہ کر اپنا دفاع کرتا ہے	عورت گھر کی چار دیواری میں رہ کر اپنی حفاظت کرتی ہے
(۱۱)	مجاہد سمجھتا ہے کہ دشمن نے دیکھ لیا تو جان کا خطرہ ہے	عورت سمجھتی ہے کہ غیر محرم نے دیکھ لیا تو آبرو لٹ جانے کا خطرہ ہے
(۱۲)	دشمن مجاہد کے ملک کو لوٹ لیتا ہے	غیر محرم عورت کی عزت و آبرو کو لوٹ لیتا ہے ۔
(۱۳)	مجاہد نے دشمن کو دور رکھ کر غازی کا درجہ پایا	عورت نے غیر محرم کو دور رکھ کر مجاہدہ کا لقب پایا
(۱۴)	مجاہد دشمن سے چھپ کے کام کرتا ہے	عورت غیر محرم سے چھپ کر اپنا کام کرتی ہے
(۱۵)	مجاہد دشمن کے وار سے بچنے کے لئے زرہ پہنتا ہے	عورت غیر محرم کی نگاہوں سے بچنے کے لئے برقعہ پہنتی ہے
(۱۶)	مجاہد کو دشمن کے سامنے استقامت دکھانے پر کامیابی ملتی ہے	عورت کو غیر محرم کے معاملے میں استقامت دکھانے پر کامیا بی ملتی ہے
(۱۷)	دشمن مجاہد سے مذاکرات کو چال کے طور پر استعمال کرتا ہے	غیر محرم عورت کے ساتھ بات چیت کو چال کے طور پر استعمال کرتا ہے

نمبر شمار	مرد کا جہاد	عورت کا جہاد
(۱۸)	دشمن مجاہد کے ملک میں جاسوس بھیجتا ہے	غیر محرم عورت کی طرف پیغامبر یا فون کال بھیجتا ہے
(۱۹)	دشمن مجاہد کے راستے میں بارودی سرنگیں بچھا کر کامیاب ہوتا ہے	غیر محرم عورت کی طرف تحفے تحائف بھیج کر مقصد میں کامیاب ہوتا ہے
(۲۰)	مجاہد کو دن رات سرحد کا پہرہ دیکر اجر ملتا ہے	عورت کو دن رات غیر محرم سے محتاط رہنے پر اجر ملتا ہے
(۲۱)	مجاہد دشمن کو راز کے ذریعے کمزوری کا پتہ نہ چلنے دے	عورت پردے کے ذریعے غیر محرم کو اپنے حسن وجمال کا پتہ نہ چلنے دے
(۲۲)	اندرونی دشمن مجاہد کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرتے ہیں	عورت کو نفس غیر محرم کے سامنے نرم ہو جانے پر مجبور کرتا ہے
(۲۳)	مجاہد کو جہاد اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتا ہے	عورت کو پاکدامنی اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے
(۲۴)	مجاہد کو دشمن سے خطرہ ہو تو مومن دوست سے مدد ملتی ہے	عورت کو غیر محرم سے خطرہ ہو تو اپنے محرم مردوں سے مدد ملتی ہے
(۲۵)	مجاہد کو چاہیے کہ دشمن کے حملے کا دندان شکن جواب دے	عورت کو چاہیے کہ غیر محرم کی بات کا منہ توڑ جواب دے
(۲۶)	مجاہد کو اپنے ملک کی حفاظت کرنے سے محبت ہوتی ہے	عورت کو اپنے ناموس کی حفاظت کرنے سے محبت ہوتی ہے
(۲۷)	مجاہد کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہیں	پاکدامن عورت کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوتی ہیں
(۲۸)	مجاہد کو اندرونی دشمن سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے	عورت کو رشتہ دار غیر محرم سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے
(۲۹)	مجاہد ملک کی حفاظت کرتے مرا تو شہید ہوتا ہے	عورت اپنی عزت کی حفاظت کرتے مری تو شہید ہوتی ہے
(۳۰)	مجاہد کو چاہیے کہ اپنی کامیابی کے لئے اللہ سے دعا مانگے	عورت کو چاہیے کہ اپنی عزت وعفت کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

شہوت کنٹرول کرنے سے متعلق امتحانی پرچہ

نوٹ: تمام سوالات کے جواب دینے لازمی ہیں۔ سامنے دیئے گئے جوابات میں سے صحیح پر نشان لگائیے۔

سوال	A	B
(۱) کیا آپ غیر محرم کو شہوت کی نظر سے دیکھتے ہیں؟	A	B
(۲) کیا آپ خود غیر محرم کزنوں سے پردہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟	A	B
(۳) کیا آپ اپنے دوستوں سے شہوت بھرا مذاق کرتے ہیں؟	A	B
(۴) کیا آپ ٹی وی سکرین پر خبریں ڈرامے دیکھتے ہیں؟	A	B
(۵) کیا آپ محبت بھرے افسانے یا تین حورتیں تین کہانیاں پڑھتے ہیں؟	A	B
(۶) کیا آپ کسی حسین یا حسینہ سے چھپی محبت کرتے ہیں؟	A	B
(۷) کیا آپ کو انڈین گانے یا پاپ میوزک اچھی لگتی ہے؟	A	B
(۸) کیا انٹرنیٹ پر چیٹنگ کرتے یا جنسی تصویریں دیکھتے ہیں؟	A	B
(۹) کیا آپ ٹیلی فون پر غیر محرم سے جنسی باتیں کرتے ہیں؟	A	B
(۱۰) کیا آپ غیر شرعی طریقے سے شہوت پوری کرتے ہیں؟	A	B

ہدایت:

ہر سوال کے جواب پر ۱۰ نمبر دیتے جائیں پھر ٹوٹل کریں۔

☆ ......اگر B نمبر ۵۰ سے زیادہ تو آپ فیل ہیں۔ فوری توبہ کے ذریعے دوبارہ امتحان میں حاضر ہوں۔

☆ ......اگر A نمبر ۵۰ سے زیادہ تو آپ پاس ہیں۔ توبہ استغفار کے ذریعے اپنی ڈویژن امپروو کرنے کی کوشش کریں۔

☆ ......اگر A نمبر ۸۰ سے زیادہ تو آپ فرسٹ ڈویژن میں پاس ہیں۔ تھوڑی ہمت

کرنے سے اعزاز حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ ...... اگر A نمبر ۱۰۰ کے برابر ہیں تو آپ نے امتیازی پوزیشن حاصل کر لی۔ آپ مبارکباد کے لائق ہیں۔

اللہ کا شکر ادا کریں۔ ہم سے رابطہ کریں ہم آپ کو مٹھائی کھلائیں گے یا آئس کریم۔ مزید برآں آپ سے درخواست کریں گے کہ ہم عاجز مسکینوں کی بخشش کے لئے دعا فرمادیں۔ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکدامن شخص کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتے۔

☆☆☆☆☆